خطبۂ صدارت حسین امام

صدر یو۔ پی۔ پولیٹکل کانفرنس

فرخ آباد

اپریل ۱۹۳۳ء

یو۔پی پولیٹکل کانفرنس ۱۴

خطبہ صدارت

حسن امام

صدر یوپی پولیٹکل کانفرنس

۱۳ اپریل ۱۹۳۳ء

٧٨٦

خطبہ صدارت

از

آنریبل مسٹر سید حسین امام ممبر کونسل اف سٹیٹ

صدر یو پی پولٹیکل کانفرنس فرخ آباد

جو

۲ اپریل سنہ ۱۹۳۳ کے اجلاس میں پڑھا گیا

اور جسے

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ضا فرخ آبادی نے

الامان برقی پریس بازار سرکی والان دہلی سے طبع کرا کے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم!

آپ نے اپنی اس اہم کانفرنس کی صدارت کے لئے مجھے منتخب کر کے جو اعزاز بخشا ہے میں اس کے لئے آپ کا از حد ممنون و مشکور ہوں۔ آپکے انتخاب پر میں آپ کو داد نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہماری قوم میں اس اعزاز کے لئے مجھ سے کہیں زیادہ بہتر قابل اور مستحسن ہستیاں موجود ہیں۔ میرے نزدیک آپ کی اس عزت افزائی کا سبب محض یہ ہے کہ آپ نوجوانوں کی ہمت بڑھا کر قومی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے انھیں سرگرم کار بنانا چاہتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں کو مادر وطن کی اخلاقی۔ مادی۔ فلاح و بہبود کی خاطر ترقی دینے میں اگر کسی صوبے نے پیشقدمی کی ہے تو وہ آپ ہی کا صوبہ ہے۔ اسی طرح سرزمین ہندوستان میں مسلمانوں نے اگر کسی کو اپنا رہنما۔ حامی و مددگار پایا تو وہ آپکے ہی صوبے کی بزرگ ہستیاں اور اسی صوبے کے جوش عمل رکھنے والے مسلمان ہیں۔

حضرات! آپنے اسلامی دنیا کو جو قوتیں بخشیں ہیں اور اسکی خدمات انجام دی ہیں آپ ان پر بجا طور سے ناز کر سکتے ہیں لیکن معزز قوم! گذشتہ روایات کو قائم رکھنا اور اپنے آپ کو ماضی کی کارگذاریوں اور شہرت کا اہل ثابت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ بھی خیرخواہان قوم کی صف اول میں نظر آئیں تو آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے وطن کی سرزمین پاک کے مخفی خزانوں اور روایات کو آشکارا کریں اور اس مقصد کی تکمیل میں اپنی بہترین قوتیں صرف کر دیں۔

حضرات! آپ اس امر سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ملک کے دستور میں عنقریب تبدیلیاں کی جانے والی ہیں۔ ان کے لئے ضرورت اس چیز کی ہے کہ آپ اپنے قوائے عملیہ کو سرگرم کار کریں۔ خواب گراں سے بیدار ہوں اور ہمیشہ بیدار رہنے کا سامان پیدا کریں۔

ورنہ آپ کی آزادی ہمیشہ کے لئے خاک میں مل جائے گی - یہ ظاہر ہے کہ آئندہ کونسلوں میں سرکاری بلاک موجود نہ ہوگا۔ پس ان کی عدم موجودگی میں اسکی شدید ضرورت ہے کہ آپ انتہائی دانشمندی کو کام میں لاتے ہوئے قوم کے صحیح ترجمان اور ملت اسلامیہ کے حقیقی بہی خواہوں کو منتخب کریں ۔ مگر اس مقصد کی تکمیل میں صرف اسی وقت کامیابی حاصل ہو سکتی ہے کہ آپ جمہور کو تعلیم دیں اور رائے دہندگان کو ان کی "رائے" کی قیمت سے آگاہ کردیں ۔ "ووٹ" کوئی معمولی شے نہیں کہ جسکی روپے کی صورت میں کوئی قیمت ادا کی جا سکے ۔ وہ سونے سے بدرجہا قیمتی شے ہے اور صرف اسی کے دانشمندانہ اور صحیح استعمال پر ہماری نجات منحصر ہے

حضرات ! مجھے اپنا سر شرم سے جھکا لینا پڑتا ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ آئندہ انتخابات کی جدوجہد میں عہدہ برآ ہونے کے لئے مسلمان کس قدر "غیر منظم" ہیں اور کتنی بے پروائی سے وقت عزیز کو برباد کر رہے ہیں - اس سلسلہ میں ہمیں اپنے ہم وطنوں سے سبق لینا چاہیے کہ ان میں کس قدر تنظیم موجود ہے اور وہ آنے والے ہر ضرورت کے مقابلہ کے لئے کس طرح تیار بیٹھے ہیں ۔

برادران اسلام ! اس دور میں جبکہ ہم دنیا کی بہترین قوم تھے ہمارا مقولہ (خذ ما صفا ودع ما کدر) تھا کہ ہم دوسری قوموں کی خوبیوں سے فائدہ حاصل کرنے میں ذرا تکلف نہ کرتے تھے ۔ پس اگر آج بھی ہم اپنے ہموطنوں کی اچھائیوں سے سبق حاصل کرلیں تو یہ بے جا نہ ہوگا اور اس میں ہمیں کوئی شرم محسوس نہ کرنی چاہیے ۔ ہمیں اپنی قوم میں محض کانگریس کی ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھنی چاہیے جو تنظیم ملی و ملکی کے علاوہ ہمارے رائے دہندگان کو بھی ایک سلسلہ میں منسلک کردے ۔

حضرات ! میں آپ کو ایک مرتبہ پھر مبارکباد دیتا ہوں کہ آپنے اس کانفرنس کے منعقد کرنے میں پیشقدمی کرکے بقیہ "مسلم ہندوستان" کی رہنمائی کی ہے چنانچہ میں توقع کرتا ہوں کہ ہندوستان کے دیگر حصص کے مسلمان بھی اسکی تقلید کرینگے - بلا شبہ میں اس کانفرنس کی مانند ایک مستقل جماعت قائم کرنیکی اشد ضرورت

تھی۔ مگر یہ اظہار کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اس کانفرنس کو ملک میں مفید ثابت کرنے اور مقبولیت
وشہرت حاصل کرنے کے لئے زندگی کے فیڈریشن دیئے جانے لازمی ہیں۔ مگر میں یہ بھی عرض کرونگا
کہ اس جماعت کو ہماری قدیم سیاسی جماعتوں سے ہرگز ہرگز متصادم نہ ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ
میں اگرچہ اہم ترین فرائض سرانجام دیئے اور انکی تکمیل میں بہت سی مشکلات کا سامنا یقینی
ہے۔ لیکن اگر ہم نے استقلال سے کام کیا اور ہماری امیدیں پست نہ ہوئیں تو ہم یقینا
اس منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ پس اگر منزل مقصود تک پہنچنے کی راہ میں ہمارا
کسی قدر سرد مہری سے استقبال کیا جائے تو ہمیں پست ہمتی سے کام نہ لینا
چاہئے۔ اور نہ ہی ہمیں برداشتہ خاطر ہونا چاہئے۔ کیونکہ مجھے یقین کامل ہے
کہ مشکلات پیدا ہی اس لئے کی جاتی ہیں کہ انھیں سر کیا جائے۔ چنانچہ
مسلمانوں کو ایک طرف تو ان لوگوں کے خلاف جدوجہد کرنی ہے جو بظاہر
ہمارے دوست ہیں مگر دراصل اغیار کے آلہ کار۔ اور دوسری طرف ان لوگوں
کے خلاف سرگرم عمل ہونا ہے جو اپنے ذاتی مفاد اور ترقیوں کے خواہشمند
ہیں اور اپنی ذات کے آگے قوم کو بالکل فراموش کئے ہوئے ہیں۔ میں ذاتی
طور سے دوسرے قسم کے "گروہ" کو پہلی کی نسبت بدرجہا خطرناک
اور ملت کے لئے مضرت رساں سمجھتا ہوں۔ کیونکہ رائے دہندگان کو فریب
میں مبتلا کرنے کے لئے جس قدر مواقع اور امکانات اس دوسرے گروہ کو
حاصل ہو سکتے ہیں وہ پہلی قسم کے افراد کے لئے

برادران گرامی! ہم ہر اس شخص کو پہچان سکتے ہیں جس نے اپنا ضمیر فروخت
کردیا ہو اور علی الاعلان اپنی قوم کے ساتھ غداری کی ہو۔ لیکن ہم ان لوگوں کے
اصلی خدوخال سے جمہور کو بمشکل روشناس کرسکیں گے جو اپنی ظاہر خوش خلقی
اور نمائشی دیانتداری سے سادہ لوح عوام کے دلوں پر قابض ہو کر ان کے اعتماد
سے ذاتی منافع حاصل کرتے جاتے ہوں۔ مگر قومی مفاد کے لئے مار آستین ثابت
ہوں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہماری سیاسی ذہنیتیں اس قدر ترقی یافتہ

ہوں کہ ہم مذکورہ بالا دونوں قسم کے افراد سے اپنی مفاہمت کر سکیں اور دونوں سے کام لے سکیں

حضرات! عام مسائل پر اس تمہیدی گذارش کے بعد آپ منتظر ہوں گے کہ میں قرطاس ابیض کے متعلق بھی کچھ کہوں جس کی طرف آجکل آپ سب کی توجہات مرکوز ہیں۔ قرطاس ابیض کو جس قدر نکتہ چینیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ غالباً اس قدر نکتہ چینی آجتک کسی دوسری دستاویز پر نہیں کی گئی۔ تمام ہندوستانیوں نے جو شاذ و نادر ہی کسی چیز پر متفق ہوتے ہیں۔ اس کی پرزور مذمت کی ہے اور اسے رجعت پسندانہ اور ہندوستانیوں کی خواہشات کی تکمیل سے قاصر دستاویز قرار دیا ہے۔ غرض اس سے ہندوستان کا کوئی طبقہ بھی مطمئن نہیں ہوا۔ قرطاس ابیض پر مسلم کانفرنس کے منتظمہ بورڈ نے جو قرارداد ۲۶ مارچ کے اجلاس میں منظور کی ہے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمان اور اس سلسلہ میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرتی ہے۔ آپ کا عظیم الشان ملک جدید دستور پر عملدرآمد کرنے کے لئے صرف اسی وقت طیار ہو سکتا ہے جب اس کی روح کو فنا کرنے والے تحفظات لیجسلیچر کے اختیارات پر ناقابل برداشت نہ رہیں اور مالیاتی ذمہ داری کی راہ سے ناقابل عبور مشکلات رفع کر دی جائیں۔ چونکہ اس سلسلہ میں مجھے یقین ہے کہ منتظمہ بورڈ مسلم کانفرنس کی مذکورہ قرارداد ہی آپ کی رہنمائی اور اطمینان کے لئے کافی ہے۔ اس لئے اب آپ کی یہ توقع ہونا درست ہے کہ میں خاص آپ کے صوبہ کے متعلق بھی کچھ خیالات کا اظہار کروں۔

حضرات! جدید دستور پر صرف اسی وقت کامیابی کے ساتھ عملدرآمد کیا جا سکتا ہے کہ آمد و خرچ کے درمیان مالی توازن قائم ہو جائے۔ اور ہر سال قومی کاموں میں صرف کرنے کے لئے کافی روپیہ پس انداز ہو جائے۔ یو پی زیادہ تر زراعتی صوبہ ہے۔ صنعت و حرفت کا اس صوبہ میں ابھی آغاز ہی ہوا ہے۔ اس لئے اس صوبہ کی کثیر آبادی کے مقابلہ میں انکم ٹیکس کی آمدنی کسی شمار میں نہیں۔ پس یہ تجویز کہ

انکم ٹیکس کی اس قلیل آمدنی کا ایک گرانقدر حصہ وفاقی مالیات کو عطا کیا جائے آپ کے صوبہ کی ترقیوں کی راہ میں ایک زبردست خطرہ ہے ۔ اندریں صورت ہمارا یہ مطالبہ بالکل حق بجانب ہے کہ یوپی میں انکم ٹیکس کی آمدنی سے وفاقی مالیات کے لئے کوئی رقم وصول نہ کی جائے ۔ ہمارے اس مطالبہ کی کہ دستور میں یہ دفعہ شامل کر دی جائے کہ صوبجاتی حکومتوں کے تحت ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ دیا جائے کسی نے شنوائی نہ کی ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم برطانوی حکومت سے اس سلسلہ میں مناسب ترمیمات کا مطالبہ کریں ۔ ہم نے یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ صوبجاتی کابینہ ہائے وزارت میں مسلمانوں کی نیابت کے متعلق آئندہ دستور میں ضروری دفعات شامل کی جائیں ۔ لیکن حکومت نے دستور میں یہ دفعہ شامل کرنے کا امکان بھی ظاہر نہ کیا بلکہ اس کے برعکس قرطاس ابیض کے پارہ ۶۷ میں صرف یہ تحریر کیا کہ "امید کی جاتی ہے کہ کابینہ وزارت میں مسلمانوں کو خاطر خواہ نیابت حاصل ہو جائے گی"۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ جب سے مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم کا نفاذ ہوا ہے مسلمانوں کو کابینہ ہائے وزارت میں ایک تہائی سے کم نیابت کسی وقت بھی حاصل نہیں ہوئی ۔ اور اس چیز کو برقرار رکھنے کے لئے ہماری خواہش تھی کہ دستور میں کوئی دفعہ شامل کی جاتی ۔

ہمیں تحفظات کے سلسلہ میں گورنروں کے مخصوص اختیارات پر اس وجہ سے قطعی اعتراض نہیں کہ وہ قانون کا ایک جزو قرار دیئے گئے ہیں بلکہ ہمیں برطانوی حکومت کے موجودہ رویہ اور اس کے ماتحت جس سپرٹ سے کام لیا جاتا ہے اس پر شدید اعتراض ہے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ مسلمان ہمیشہ دستوری ذرائع کے پابند رہے ہیں ۔ اور حکومت بھی ان امور میں امداد حاصل کرنے کے لئے جو ہندوستان میں عمدہ حکومت کے قیام کے لئے مفید ہوں مسلمانوں پر اعتماد کر سکتی ہے ۔ لیکن ہم برطانوی حکومت کی اس صورت میں امداد کرنے کا وعدہ نہیں کر سکتے جب کہ اس کا مقصد ہندوستان کو قید و بند کی زنجیروں میں جکڑ دینا ہے ۔ کیونکہ اسلام اور غلامی ایک دوسرے کے بالکل

متضاد ہیں۔ پس ہم ہندوستان کی فلاح و بہبود کے لئے اپنا تعاون پیش کرنیکو طیار ہیں

یقیناً اسے کوئی بُرا نہ بتلائے گا اگر میں زمینداروں کے مخصوص حلقۂ انتخاب کے متعلق ایک طریقہ کار تجویز کروں۔ مجھ ناچیز کی رائے یہ ہے کہ یو پی لیجسلیچر میں زمینداروں کے لئے جو چھ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں وہ تعلقداران اودھ اور انجمن زمینداران آگرہ میں نصف نصف تقسیم کردی جائیں۔ اور سنگل ٹرانسفر ایبل ووٹ کے طریقہ سے انتخاب کیا جائے۔ یہ امر نہ صرف ہر خاص و عام کے لئے باعث ہزار خوشنودی ہوگا بلکہ اس سے زمیندار گروپ کے ہر نقطۂ نظر کے تمام طبقات بھی بہت زیادہ مستفید ہوں گے۔

جب میں اس مسئلہ پر غور کرتا ہوں کہ مسلمانان یوپی نے حکومت سے کن تحفظات کا مطالبہ کیا تھا اور اس نے انھیں کس قدر مطالبات عطا کرنے منظور کئے ہیں تو میرے دل میں اس سلسلے میں شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہیں رہتی کہ اس کے عطاکردہ تحفظات حد درجہ ناکافی ہیں۔ انتہا پسند مہاسبھائی خواہ مخواہ شاکی ہیں اور خود ہم میں سے بعض حضرات کے دلوں میں اس غلط فہمی نے گھر کرلیا ہے۔ کہ برطانی حکومت نے دیگر فرقوں کی نسبت مسلمانوں کے ساتھ زیادہ انصاف سے سلوک کیا ہے۔ لیکن اگر دنیا کبھی متعلقہ کاغذات کا بہ نظر غائر مطالعہ کرنا تو درکنار ان پر سرسری نظر ڈالنے کی زحمت گوارا کرے تو اس پر یہ روشن ہو جائے گا کہ ہمارے گلے پر بھی کچھ کم چھری نہیں چلائی گئی ہے۔ حکومت برطانیہ نے ہمیں ہمارے ان حقوق سے بھی محروم رکھا جنھیں ہماری ہموطن قوم تک نے ہمارے لئے تسلیم کرلیا تھا۔ ہم ہر دو فریق کے انتہائی فرقہ پرست حضرات کی جھوٹا پروپیگنڈا بازی کا تو کوئی تدارک نہیں کرسکتے لیکن ہم ان حضرات کے دلوں میں ضرور یقین پیدا کرسکتے ہیں جن کے دل ہر قسم کے بغض و عناد سے پاک ہیں کہ برطانی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کیا ہے

برطانی حکومت نے ہمیں لیجسلیچر میں اس قدر پاسنگ بھی عطا نہ کیا جس قدر کہ میثاق لکھنؤ میں ہمارے لئے منظور کیا تھا۔ نیز یہ کہ یوپی سائمن کمیٹی کے پارہ نمبر ۵۰ میں بھی غیر مسلم اقوام نے ہمارے لئے میثاق لکھنؤ کے برابر پاسنگ منظور کیا ہے۔

مذکورہ کمیٹی نے ہمیں کابینہ میں ایک تہائی نیابت عطا کرنے سے بھی اتفاق کیا۔ لیکن قرطاس ابیض میں اس سلسلے میں محض یہ تحریر کیا گیا ہے کہ امید ہے کہ مسلمانوں کو کابینے میں نیابت حاصل ہوسکیگی۔

کمیٹی نے خود مختار اداروں کی موثر نیابت کے مطالبے کو بھی منظور کیا لیکن حکومت کی تجاویز میں اس مطالبے کو جگہ نہ دیگئی

سرکاری ملازمتوں میں ہمارے حصے کے اہم مسئلے کے سلسلے میں قرطاس ابیض میں کوئی دفعہ موجود نہیں ہے۔ حالانکہ کمیٹی نے بعینہ ان ہی الفاظ میں سفارش کی کہ جہاں تک ممکن ہو سرکاری ملازمتوں میں سے ایک تہائی پر مسلمانوں کو فائز کیا جائے۔

حکومت اور خود مختار ادارے جو مالی امداد دیا کرتے ہیں ان میں مسلمانوں کے لئے مناسب حصہ کی منظوری اور ہمارے پرسنل لا، اور اسی کے مشابہ دیگر مضامین کے تحفظ کے متعلق حکومت نے نہایت غیر مناسب سلوک کیا ہے۔

حکومت کی مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کی اس سے زیادہ روشن مثال کیا ہوسکتی ہے کہ اس نے اس کے باوجود کہ یو۔پی سائمن کمیٹی نے مسلمانوں کے مطالبات سے مطابقت کا اظہار کیا تھا قرطاس ابیض میں ان کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے۔

اسمبلی یا کسی کونسل میں ایسے مسودات قانون کی منظوری کی ممانعت کے متعلق ہمارے مطالبے کو جس پر ایوان کے مسلم اراکین اسلئے معترض ہوں کہ وہ مسلم قوم کے مفاد پر اثر انداز ہوتا ہو۔ سائمن کمیٹی نے اگرچہ تمام کا تمام تو منظور نہیں کیا تھا مگر ایک بڑی حد تک ہماری شکایت ضرور رفع کردی تھی۔ اس کے باوجود قرطاس ابیض میں حکومت نے اس سلسلہ میں خاموشی اختیار کی

میں نے اس الزام کے جواب کے لئے کہ برطانی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ جانبداری برتی ہے مندرجہ بالا چند امور کا انتخاب کیا ہے۔ اگر ہمارے ہندو بھائی اسقدر دانشمند ثابت ہوئے کہ انھوں نے ہمارے ان مطالبات سے اختلاف نہ کیا جنھیں وہ اس سے قبل منظور کرچکے ہیں تو ان کا یہ رویہ ہمارے اور ان کے درمیان تعلقات کی فوری

وابستگی کا باعث ہوگا۔ مجھے توقع ہے کہ اب تو ہم نے اور انھوں نے دونوں نے یہ سبق سیکھ لیا ہوگا کہ ہماری آپس کی رنجشوں سے ہماری قوم کے مفاد کو اصلا ترقی نصیب نہیں ہوتی بلکہ ان سے اگر کسی کو فائدہ پہنچتا ہے تو وہ ایک تیسرا فریق ہے جو ہم اپنی گرفت کو مضبوط ترین بنانے اور ہم پر سدا حکومت کرتے رہنے کے لئے ہماری آپس کی رنجشوں کو حتی الامکان وسعت دیتا ہے۔

مزید میں یہ چاہتا ہوں کہ برطانی حکومت یہ محسوس کرے کہ اصلاحات کے نفاذ کے لئے اسکی مجوزہ سکیم میں مسلمانوں کے ساتھ مطلق انصاف نہیں کیا گیا

الغرض اگر حکومت ہماری امداد کی قدر کرتی ہے اور اس چیز کی خواہشمند ہے کہ آئندہ اصلاحات کا نفاذ پرسکون فضا میں ہو تو اس پر یہ لازم ہے کہ وہ دستور میں ہمارے لئے ضروری ترمیمات کرے رہا ہمارے متعلق سو ہم اصلاحات کے نفاذ کے لئے اس کی سکیم کی جب پارلیمنٹری کمیٹی غور وخوض کرنے کے بعد اسے منظور کرے گی راستی سے آزمائش کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہیں بشرطیکہ وہ قابل عمل ہو۔

حضرات! میری ایک اجنبی کی حیثیت مجھے آپ سے یہ عرض کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ اگر آپ کے آپس میں کوئی اندرونی اختلافات ہیں تو اب بھی وقت ہے کہ آپ انھیں دور کر لیجئے۔ ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہو جایئے اور خدا کے واسطے کسی کو ہمارے متعلق یہ کہنے کا موقعہ نہ دیجئے (تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتا) کہ لوگ تو خیال کرتے تھے کہ وہ متحد ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں رنجش ہے۔ میری یہ دلی تمنا ہے کہ ہمارے متعلق لوگوں کے یہ الفاظ (کانھم بنیان مرصوص) ہم آہنی دیوار ہیں دوبارہ سچ ثابت ہوں۔